جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں ۔۔ (ابو زبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (17)

از مفتی محمد صاحب

مضامین:

- ☆ حرمت مصاہرت کے مسئلہ میں مسلک احناف کے دلائل
- ☆ کیا حرام کام حلال عورت کو حرام نہیں کرسکتا؟
- ☆ مصاہرت کے مسئلہ میں حنفی کسی اور مسلک پر عمل کیوں نہیں کرسکتا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرمت مصاہرت کے مسئلہ میں مسلک احناف کے دلائل:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی آدمی نے اپنی دختر سے یا ساس سے برائی کی یعنی ہمبستری کی۔ احناف کے نزدیک مذکورہ آدمی کی بیوی اپنے خاوند پر حرام ہوگئی یعنی مطلقہ مغلظہ ہوگئی اور بخاری شریف میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ساس سے برائی کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

اس کی وضاحت فرمائیں واقعی وہ حرام نہیں ہوتی؟ مذکورہ بالا ایک طویل حدیث ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ مرسل ہے؟ مگر حدیث مرسل بھی تو کوئی مقام رکھتی ہے جبکہ راوی بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو پھر احناف اس کے برعکس کیوں کہتے ہیں کہ بیوی حرام ہو جاتی ہے۔

احناف کے مسلک کی تصدیق وتائید کس حدیث یا نص قطعی سے ہوتی ہے؟ اگر اصول میں حلت باقی ہے تو فروع میں حلت کیوں نہیں؟ بہرحال پوری وضاحت سے تسلی وتشفی فرمائیں، تاکہ پریشانی ختم ہو۔

(ایک سائل ـ مسلم کوٹ، بھکر)

جواب: ساس یا دختر سے زنا کرنے کی وجہ سے بیوی شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے اور یہ صرف احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کا مسلک نہیں، بلکہ امام احمد بن حنبل، امام اوزاعی، امام اسحاق اور ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے، نیز بہت سے جلیل القدر تابعین مثلاً ابراہیم نخعی، عامر شعبی، حسن بصری، عطاء، مجاہد، طاؤس، حماد، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، جابر بن زید اور سالم بن عبداللہ رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک تھا۔ اس کے علاوہ یہ قول کئی صحابہ کرام مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی معتبر سندوں کے ساتھ منقول ہے، ذیل

www.alkalam.pk

میں حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایتیں ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ ہوں:

۱۔ ”عن أبی نصر عن عبداللّٰہ بن عباس رضي اللّٰہ عنهما قال: جاء رجل من أهل خراسان إلی عبداللّٰہ بن عباس، فقال: تحتي إمرأة من أجمل النساء قد ولدت لي سبعة كلّهم قد أطاق السلاح وإنّي كنت قد أصبت من أمها صبوةً، فما ترىٰ؟ قال: كم مالك؟ قال ثلاث مائة ألاف، قال: فبكم يسرّك أن تفديها من مالك؟ قال: بمالي كله، قال: قد حرمت عليك.“

ترجمہ: ”ابونصر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ خراسان کا ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر کہنے لگا کہ میری ایک خوبصورت بیوی ہے جس سے میرے سات بچے ہیں جو سب کے سب اسلحہ چلانے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں، اور مجھ سے اس کی ماں کے ساتھ نادانی میں یہ کام (حرامکاری) ہو گیا تھا تو آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ کہنے لگا: تین لاکھ، تو آپ نے پوچھا کہ تم اپنے مال میں سے خوشی کے ساتھ بیوی کا کتنا فدیہ دے سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: اپنا سارا مال، تو آپ نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔“

اس روایت کو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”کتاب الحج“ میں سندِ حسن کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس روایت کا حوالہ دیا ہے، اگرچہ امام بخاری نے اس پر یہ اعتراض بھی فرمایا ہے کہ ”ابونصر کا سماع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معلوم نہیں“ لیکن یہ اعتراض درست نہیں، کیونکہ بقول علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے عدمِ علم سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ واقع میں بھی ان کا سماع حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہ ہو، چنانچہ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے

تصریح فرمائی ہے کہ ابونصر اسدی ثقہ ہے اور اس کا سماع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے۔ (دیکھئے تہذیب التہذیب: 12/252، عمدۃ القاری: 20/103)

۲۔ مصنف ابن ابی شیبۃ میں "باب الرجل يقع على أم امرأته أو ابنة امرأته، ما حال امرأته" کے تحت کئی روایات منقول ہیں، جن میں سے ایک روایت درج ذیل ہے:

"حدثنا أبو بكر قال حدثنا مسهر عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين رضي الله تعالىٰ عنه في الرجل يقع على أم امرأته قال: تحرم عليه امرأته."

ترجمہ: "حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُس شخص کے بارہ میں جو اپنی ساس کے ساتھ زنا کرے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "اس پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی۔"

اس روایت کا بھی امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حوالہ دیا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ "فتح الباری" میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کی سندِ متصل کے ساتھ یہ روایت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (دیکھئے فتح الباری: 9/195)

رہی آپ کی یہ بات کہ امام بخاری نے زہری سے مرسلاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ایسی صورت میں بیوی حرام نہیں ہوتی، تو اس بارہ میں واضح ہو کہ یہ روایت مرسل نہیں بلکہ منقطع ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے کہ یہاں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرسل کا اطلاق منقطع پر کیا ہے اور منقطع روایت سے حلت وحرمت کے احکام میں قطعاً استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اگر کوئی شخص اس سلسلے میں منقطع روایت ہی سے استدلال کرنے پر مصر ہو تو احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے مسلک پر سندِ منقطع کے ساتھ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مرفوع روایت موجود ہے،

چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ اور دارقطنی باب النکاح میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سند سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من نظر إلى فرج امرأةٍ لم تحلّ له، أمّها و لا بنتها.“

یعنی جو شخص کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھے اُس کے لیے اس عورت کی ماں اور بیٹی حلال نہیں۔

اس روایت کو اگرچہ حافظ نے فتح الباری میں ضعیف اور امام بیہقی نے ”معرفة الأثار و السنن“ میں منقطع فرمایا ہے، اور اس کے راوی حجاج پر کلام بھی کیا ہے تاہم اس کو اس سلسلے کی دیگر روایات کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے، چنانچہ احناف وحنابلہ کے بہت سے فقہاء رحمہم اللہ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں مسلکِ احناف کی دلیل کے طور پر مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ سے چند مزید روایات ملاحظہ ہوں:

فی مصنف عبدالرزاق:

الحديث رقم ١٢٧٤٩: عبدالرزاق عن هشام عن واصل مولى أبي عينية عن حماد عن إبراهيم قال من نظر إلى فرج امرأة وابنتها احتجب الله عنه يوم القيامة (وفي رواية رقم ١٢٧٤٨) لم ينظر الله إليه يوم القيامة.“ (وفي رواية رقم ١٢٧٤٤)

عن عمرو بن دينار قال: سمعت وهب بن منبه يقول: في التوراة ملعون من نظر إلى فرج امرأة وابنتها.“

وفي مصنف ابن أبي شيبة. (باب الرجل يقع على أمّ امرأته ما حال امرأته؟)

(١) حدثنا ابو بكر قال نا على بن مسهر عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين في الرجل يقع على أم امرأته قال: تحرم عليه امرأته.“

(٢) حدثنا حفص عن ليث عن حماد عن ابراهيم عن علقمه عن عبدالله قال: لا ينظر

اللّٰه إلى رجل نظر إلى فرج امرأة وابنتها.

(۳) عن حجاج عن أبي هاني قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: من نظر إلى فرج امرأة لم تحلّ له، اُمّها ولا بنتها.

(٤) عن إبراهيم وعامر في رجل وقع على ابنة امرأته قالا حرمتا عليه كلاهما، وقال إبراهيم: وكانوا يقولون: إذا اطلع الرجل على المرأة على مالا تحلّ له، أو لمسها بشهوة فقد حرمتا عليه جميعًا.

(٥) عن عبدالكريم عن عطاء قال: إذا أتى الرجل المرأة حراما حرمت عليه ابنتها وإن أتى ابنتها حرمت عليه أمها.

(٦) حدثنا عبيد اللّٰه عن شعبة قال: سألت الحكم وحمادا عن رجل زنى بأم امرأته قالا: أحبّ أن يفارقها.

(٧) عن عثمان بن الأسود عن مجاهد وعطاء قالا: إذا فجر الرّجل بإمرأة فإنها تحلّ له، ولا يحلّ له، شيىء من بناتها.

(٨) عن هشام عن قتادة قال كان جابر بن زيد والحسن يكرهان أن يمسّ الرّجل امرأته، يعني في الرّجل يقع على أمّ امرأته.

کیا حرام کام حلال عورت کو حرام نہیں کرسکتا؟

سوال: غیر مقلد ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ حرام کام یا حرام چیز حلال کام کو حرام نہیں کرتی، مثلاً بیوی نکاح کی وجہ سے حلال ہے اور دختر یا ساس سے فعل بدحرام کام ہے، اس سے بیوی مطلقہ نہیں ہوتی۔ اس کی بھی وضاحت فرمائیں۔ (ایک سائل ۔ مسلم کوٹ، بھکر)

جواب: حرمتِ مصاہرت کے سلسلے میں آپ نے غیر مقلدین کی طرف سے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے،

جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لا يحرم الحرام الحلال، إنما يحرم ما كان نكاحاً حلالاً.“

یعنی حرام، حلال کو حرام نہیں کرتا، بے شک حرمت اس فعل سے آتی ہے جو نکاحِ حلال کے ساتھ ہو، تو اس بارہ میں واضح ہو کہ یہ انتہائی ضعیف روایت ہے، سنن دارِقطنی میں اس کو دو سندوں کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، اور دونوں میں ”عثمان بن عبدالرحمٰن وقاصی“ موجود ہے۔ جس پر محدثین نے یہ جرح فرمائی ہے کہ یہ جھوٹ بولا کرتا تھا، چنانچہ صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”ليس بشيء“ یہ کوئی چیز نہیں، یعنی اس کا کوئی اعتبار نہیں، اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”كان يروي عن الثقات الموضوعات“ یہ ثقہ راویوں کی طرف سے موضوع روایتیں گھڑ کر نقل کرتا تھا۔ (دیکھئے میزان الاعتدال: 3/43) اور ”معرفة الاثار والسنن“ میں امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ عثمان بن عبدالرحمٰن وقاصی کی اس روایت کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ:

”فهو لا يصحّ، عثمان هذا ضعيف، لا يحلّ الإعتماد على ما يرويه، وإنما هو قول الزهري عن بعض أهل العلم.“

”یہ روایت صحیح نہیں، عثمان ضعیف راوی ہے، اس کی مرویات پر اعتماد جائز نہیں، اور یہ (یعنی حرام حلال کو حرام نہیں کرتا) زہری کا قول ہے جو انہوں نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے۔“

پھر یہ بھی پیش نظر رہے کہ یہ کلیہ کہ ”حرام حلال کو حرام نہیں کرتا“ خود اس سے استدلال کرنے والوں کے ہاں بھی بعض مسائل میں متروک ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الحجج میں فرماتے ہیں:

”فقد تركوا قولهم: إن الحرام لا يحرّم الحلال، في قولهم: إذا تزوّج أمها فدخل بها حرمت عليه البنت، أرأيتم نكاح الأم إن كان حلالاً فقد حلّ له' أن يجمع بين امرأة وابنتها، وان كان حرامًا فهذا حرام قد حرّم الحلال اهـ.“ (بحواله إعلاء السنن: ١١/١٣٢)

یعنی اگر کوئی شخص ساس سے نکاح کر کے جماع کرے تو یہ جماع بالاتفاق حرام ہے، کیونکہ اگر اس کو حلال کہا جائے تو ماں، بیٹی کو جمع کرنا لازم آئے گا جو کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں، لیکن اس حرام جماع کی وجہ سے سب کا اتفاق ہے کہ شوہر پر اس کی بیوی جو پہلے حلال تھی حرام ہو جائے گی۔ تو سوال یہ ہے کہ غیر مقلدین وغیرہ اس کلیہ سے استدلال کرنے والے اس مسئلہ میں کیوں اپنے قول پر قائم نہیں رہتے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ کلیہ ہی صحیح نہیں، چنانچہ کئی تابعین حضرات نے اس کو اس بناء پر رد کر دیا ہے کہ جو چیز حلال کام سے حرام ہو جاتی ہے، اُسے حرام کام سے بطریق اولیٰ حرام ہونا چاہیے، چنانچہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

"إذا كان الحلال يحرّم الحلال فالحرام أشد تحريما"

اور شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے:

" ما كان في الحلال حراماً فهو في الحرام أشد تحريما""

اور ابن مغفل رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

"هی لا تحلّ له' في الحلال فكيف تحلّ له' في الحرام؟" (دیکھئے حوالہ بالا)

اس لئے اس قول کو لے کر حنفیہ پر اعتراض کرنا بالکل باطل ہے۔

مصاہرت کے مسئلہ میں حنفی کسی اور مسلک پر عمل کیوں نہیں کر سکتا؟

سوال: اگر حنفی مسلک کا آدمی کسی مسئلہ میں کسی اور امام کے مسلک پر عمل کر سکتا ہے، جیسے خاوند لا پتہ ہو جائے اور اس مسئلہ کے حل کیلئے شاید شافعی مسلک پر عمل ہو رہا ہے تو اس حرمت مصاہرت کے مسئلہ میں دیگر مذاہب پر عمل کیوں نہیں ہو سکتا؟ اس کی بھی وضاحت فرمائیں، عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(ایک سائل۔ مسلم کوٹ، بھکر)

جواب: واضح رہے کہ مصاہرت کے اس مسئلہ کو مسئلہ مفقود پر قیاس کرنا درست نہیں، کیونکہ مفقود کے مسئلہ

میں حنفی مسلک میں شدید حرج ہے، چنانچہ وہاں فقہ حنفی کے مطابق عورت کے لیے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ نوے سال تک شوہر کا انتظار کرے اور یہاں مصاہرت کے مسئلہ میں اس طرح کا حرج نہیں، کیونکہ یہاں عورت شوہر سے جدا ہو کر عدت کے بعد دوسرے شوہر سے اپنا نکاح کر سکتی ہے، نیز مفقود کے مسئلہ میں حرج کی بناء پر خود حنفی علماء کی ایک بڑی جماعت نے طویل مشاورت کے بعد مالکی مسلک پر عمل کی بضرورت اجازت دی ہے، اس لیے اس مسئلہ میں عامی آدمی کیلئے علماء احناف کے فتویٰ کے مطابق دوسرے مسلک پر عمل کی گنجائش ہے۔ لیکن مصاہرت کے مسئلہ میں ہمارے علم کی حد تک کسی حنفی عالم نے شافعی مسلک پر عمل کی اجازت نہیں دی، اس لیے ایسی صورت میں کسی عامی آدمی کیلئے علماء کے فتویٰ کے بغیر دوسرے مسلک پر عمل کرنا بالکل جائز نہیں، کیونکہ اس طرح تو جب بھی کوئی چاہے گا کسی مسئلہ کو مشکل کہہ کر اُس میں دوسرے مسلک پر عمل کرنے لگے گا اور اس طرح شریعت ایک کھیل بن جائے گا، جس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جا سکتی۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]